سُورَةُ الْمُرْسَلٰت

آیات ۴۱ - ۵۰

محمد اقبال

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ۙ﴿۴۱﴾ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ؕ﴿۴۲﴾

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

مطالعہ حدیث

- عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِرَجُلٍ: اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: حَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَشَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ - ابن ابی شیبہ: جلد ۵ : حدیث نمبر 4516

- حضرت عمرو بن میمونؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: "تم پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھو: اپنی زندگی کو موت سے پہلے، اور اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے، اپنی تونگری کو اپنے فقر سے پہلے، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے۔ (غنیمت جانو)

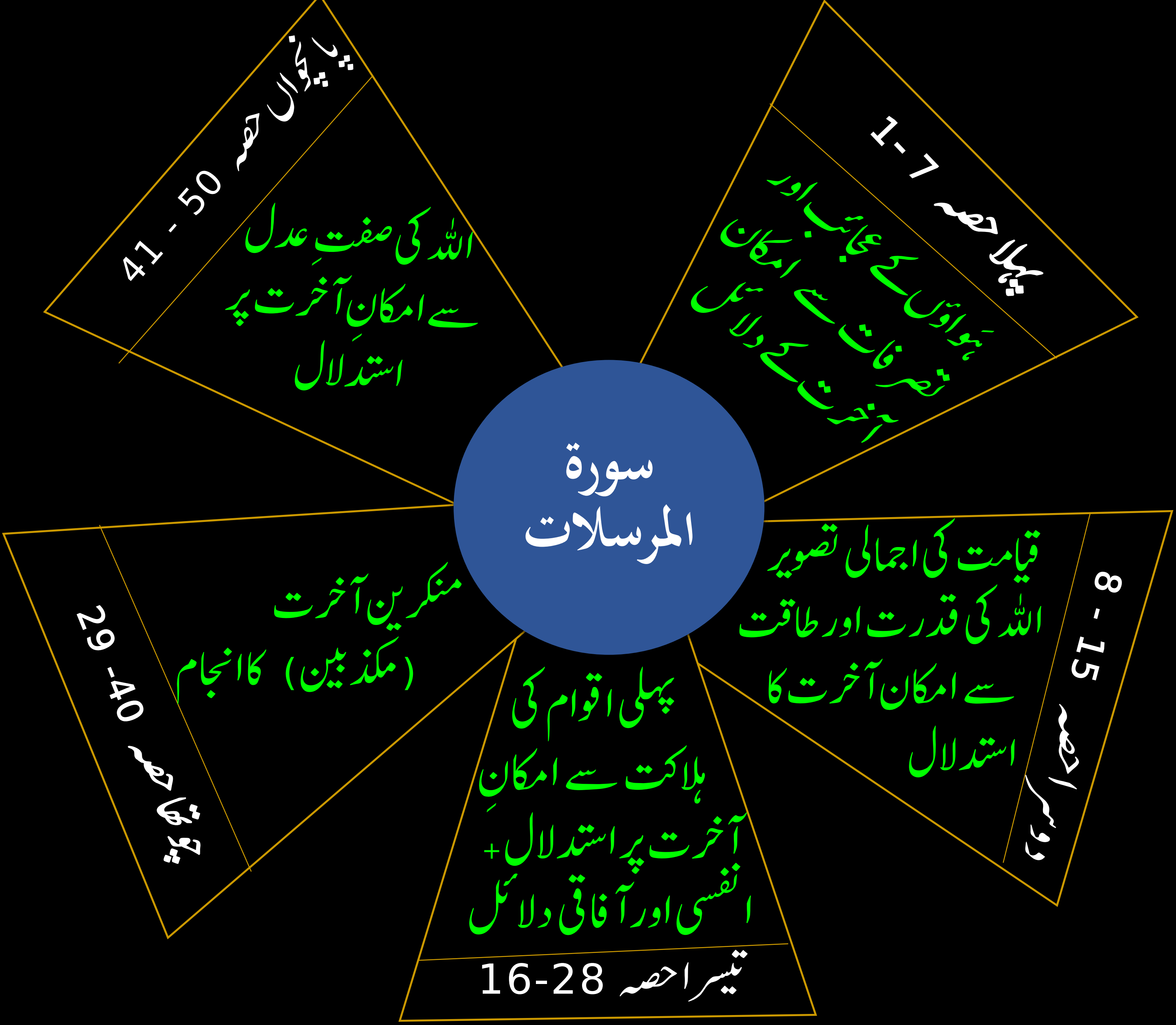

سورۃ المرسلات
پہلا حصہ 1-7
ہواؤں کے عجائب اور
تصرفات سے امکان
آخرت کے دلائل
دوسرا حصہ 8-15
قیامت کی اجمالی تصویر
اللہ کی قدرت اور طاقت
سے امکان آخرت کا
استدلال
پہلی اقوام کی
ہلاکت سے امکانِ
آخرت پر استدلال+
انفسی اور آفاقی دلائل
تیسرا حصہ 16-28
چوتھا حصہ 29-40
منکرین آخرت
(مکذبین) کا انجام
پانچواں حصہ 41-50
اللہ کی صفتِ عدل
سے امکانِ آخرت پر
استدلال

اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوۡنٍ ۙ﴿۴۱﴾

اِنَّ - یقیناً

الۡمُتَّقِيۡنَ - متقی لوگ

فِىۡ ظِلٰلٍ - سایوں میں

وَّ عُيُوۡنٍ - اور چشموں میں ہوں گے

- عَین: آنکھ (اس کی جمع أَعْيُن آتی ہے) فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنا [الطور / 48]
- عَین: چشمہ (اس کی جمع عُيُونٌ آتی ہے)

وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُوناً [القمر / 12] اور زمین میں چشمے جاری کر دیئے

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَٰلٍ وَعُيُونٍ ۙ ﴿٤١﴾

بے شک پرہیزگار ٹھنڈی چھاؤں اور چشموں میں ہوں گے

As to the Righteous, they shall be amidst (cool) shades and springs (of water).

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾

- اس رکوع (آیات 41 سے 50 تک) میں متقین کا انجام
- مکذبینِ قیامت کے بعد ان لوگوں کا تذکرہ جنھوں نے زندگی اس احساس کے ساتھ گزاری کہ قیامت کو اپنے ایک ایک عمل کا حساب دینا ہے
  - اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہر وقت ان کے دامن گیر رہا
  - ان کے تمام احساسات پر اللہ تعالیٰ کے خوف کا پہرہ رہا
  - اس کی رضا کا حصول ہمیشہ ان کی منزل بنا رہا
- اس کے بدلے اب انھیں وہ عیش نصیب ہوگا جن میں ٹھنڈے سایوں، میٹھے چشموں اور اپنی پسند کے میووں پر ان کی حکمرانی ہوگی۔ ان کے لیے ہر وہ نعمت میسر ہوگی جس کی وہ چاہت کریں گے

وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾

وَّ فَوَاكِهَ - اور پھل

مِمَّا - اس (قسم کے) جو

يَشْتَهُوْنَ - وہ چاہیں گے   مادہ : ش ھ و

- اِشْتَهى يَشْتَهِي اِشْتِهاءً خواہش کرنا (VIII - افتعال)
- شهوة: خواہش۔ نفس کا اس طرف کھنچ جانا جس طرف وہ چاہتا ہے
- قرآن میں یہ لفظ جنسی خواہش اور دنیاوی خواہشات کیلیئے استعمال ہوا
- اردو میں : شہوت، شہوانی، اشتہاء، (بھوک)

وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ؕ﴿۴۲﴾

اور پھل ہوں گے ہر قسم کے جن کی وہ خواہش کریں گے۔

And (they shall have) fruits,- all they desire.

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾

كُلُوا - کھاؤ

وَاشْرَبُوا - اور پیئو

هَنِيٓـًٔا - مزے سے   مادہ : ھ ن أ

○ هَنَأَ ہر وہ چیز جو بغیر مشقت کے حاصل ہو جائے اور نتائج کے لحاظ سے اچھی ہو   اس لفظ کا استعمال عموماً کھانے کے خوشگوار ہونے پر

○ اردو میں تہنیت اسی سے - خوشی کے موقع پر کسی کو مبارکباد دینا

بِمَا - اس کے بدلے جو

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ - تم عمل کیا کرتے تھے

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے اُن اعمال کے صلے میں جو تم
کرتے رہے ہو

[and they will be told:] "Eat and drink in good cheer in return for what you did [in life]

محمد اقبال

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۴۳﴾

- اعمالِ حسنہ کا حیرت انگیز نتیجہ
- اہل جنت کو ضمانت - یہاں کسی نعمت کو نہ زوال ہے اور نہ اس میں خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔آپ خوشیوں کے حصار میں ہیں جس میں کوئی چیز بھی بار خاطر نہیں
- یہ غیر معمولی انعامات صرف اس لیے کہ اللہ اپنے شکر گزار اور فرمانبردار بندوں کو ہمیشہ ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔
- اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ نعمتیں کسی کو بغیر کسی حساب و کتاب کے نہیں ملتیں ، اور یہ صرف دعوے، خیال اور تصور نہیں ، یہ تو صرف اعمال صالح کے ذریعہ ہی ملتی ہیں۔

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِينَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۴۵﴾

إِنَّا - بیشک ہم

كَذَٰلِكَ - اس طرح

نَجْزِى - ہم بدلہ دیتے ہیں

الْمُحْسِنِينَ - نیکی کرنے والوں کو

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ

بڑی تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۴۴﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ
لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۵﴾

بے شک ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں
تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے

Thus do We certainly reward the Doers of Good.
Ah woe, that Day, to the Rejecters of Truth!

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۴۴﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۴۵﴾

- احسان کی عظمت
- نیکوکاروں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دراصل عدل وانصاف کا تقاضہ ہے
- اسی لیے قیامت کے اس یوم عظیم کو بپا کیا جائے گا، تاہ عدل وانصاف کے یہ تقاضے پورے ہوں اور اپنی آخری اور کامل شکل میں پورے ہوں
- احسان ایک ایسی عظیم الشان صفت ۔ جو انسان کے اجر وثواب کی محافظ اور اس کو دارین کی سعادت سے سرفراز وبہرہ ور کرنے والی صفت ہے۔
- مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ
- وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
- اِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

احسان

- احسان کے معنیٰ "عمدہ و خوبصورت ہونا"
- اس سے مراد ایسا حسین ہونا ہے، جو ہر لحاظ سے پسندیدہ اور عمدہ ہو اور اس کا عمدہ ہونا عقل کے پیمانے پر بھی پورا اترتا ہو، چاہت کے اعتبار سے بھی دل کو بھلا لگتا ہو اور یہ کہ حسّی طور پر یعنی دیکھنے سننے اور پرکھنے کے اعتبار سے بھی پر کشش ہو۔ المفردات (امام راغب)
- گویا احسان ایسا عمل ہے، جس میں حسن و جمال کی ایسی شان موجود ہو
  - کہ ظاہر و باطن میں حسن ہی حسن ہو
  - اور اس میں کسی قسم کی کراہت اور ناپسندیدگی کا امکان تک نہ ہو
- عمل کی اسی نہایت عمدہ اور خوبصورت ترین حالت کا نام "احسان" ہے

احسان

- عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ:

  - إِنَّ اللهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ. فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا القِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ

  - .. نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالی نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض قرار دے رکھا ہے، چنانچہ جب تم کسی کو (قصاصاً و حداً) قتل بھی کرو تو اسے اچھے طریقے سے قتل کرو، اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اسے اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں کوئی (ذبح کرنے سے پہلے) اپنی چھری کو خوب تیز کر لے اور اپنے ذبیحے کو راحت پہنچائے رواہ مسلم

- اُم المؤمنین عائشہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں : (شعیب الایمان)
- "اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام میں مصروف ہو تو اسے خوب مہارت اور نہایت احسن طریق سے سرانجام دے"

احسان

- اللہ کی عبادت ہو
- محنت مزدوری کرنا
- سکول، کالج کا کام ہو
- کھیل کا میدان ہو یا جنگ کا
- مہمان کی ضیافت ہو
- درسِ قران دینا ہو
- درسِ قران کی دعوت دینا ہو

- تفویض کیا ہوا کوئی کام ہو
- کسی تقریب، محفل، میٹنگ، اجتماع میں شرکت ہو
- لوگوں کے ساتھ میل جول اور لین دین کا معاملہ ہو
- ان کاموں اور ذمہ داریوں کے محاسن (احسان) کو اگر نگاہ میں نہ رکھا جائے گا تو وہ کام کما حقہٗ ادا نہیں ہو گا

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾

كُلُوْا - کھاؤ

وَتَمَتَّعُوْا - اور تم فائدہ اٹھالو

مَتَّعَ يُمَتِّعُ لطف اندوز ہونے دینا
کسی کی زندگی کو آرام دہ بنانا

- اردو میں : متاع، (مال و متاع)، تمتع

قَلِيْلًا - تھوڑا سا

اِنَّكُمْ - بے شک تم لوگ

مُّجْرِمُوْنَ - مجرم ہو

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾
وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾

کھالو اور مزے کرلو تھوڑے دن حقیقت میں تم لوگ مجرم ہو
تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے

(O ye unjust!) Eat ye and enjoy yourselves (but) a little while, for that ye are Sinners.
Ah woe, that Day, to the Rejecters of Truth!

محمد اقبال

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٤٦﴾

- اشرافِ قریش سے براہ راست خطاب اور ان کے مغالطے کا ازالہ
- اپنے دنیاوی عیش کی بنا پر منکرین کو جو مغالطہ لگا ہوا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جس پروردگار نے ہمیں دنیا میں عیش سے نوازا ہے، یہ کیسے ہمیں سزا دے گا؟
- یہاں ان کے اسی غلط تصور کی طرف اشارہ کہ تم کھالو اور مزے کرلو، یہ دنیا چند روزہ ہے، تمہیں یہاں ڈھیل دی گئی ہے، کیونکہ یہ دارالعمل ہے، دارالجزاء نہیں
- لیکن یہ مت بھولو کہ تم یہاں بھی مجرم ہو اور وہاں بھی مجرم ہو۔ یہاں تم ڈھیل سے فائدہ اٹھا رہے ہو اور غلط فہمیوں میں اپنے جرائم میں اضافہ کر رہے ہو۔ لیکن آخرت کا دن چونکہ عدل کی بالادستی اور روبکاری کا دن ہے، اس لیے اس روز صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے نوازے جائیں گے، لیکن تمہارے لیے وہ دن انتہائی خرابی کا دن ہوگا۔

وَاِذَا قِیۡلَ لَہُمُ ارۡکَعُوۡا لَا یَرۡکَعُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۴۹﴾

وَاِذَا - اور جب

قِیۡلَ لَہُمُ - کہا جاتا ہے ان سے

ارۡکَعُوۡا - رکوع کرو

○ رَکَعَ یَرْکَعُ، رَکْعًا و رُکُوْعًا جھکنا (منہ کے بل)، سر کو خم کرنا

○ شرعی اصطلاح میں نماز میں جھکنا (رکوع کرنا) کنایۃً نماز ادا کرنا

لَا یَرۡکَعُوۡنَ - وہ رکوع نہیں کرتے

وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۴۹﴾ بڑی تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا يَرۡكَعُوۡنَ ﴿۴۸﴾

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۹﴾

جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکو تو نہیں جھکتے

تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے

And when it is said to them, "Prostrate yourselves!" they do not so.

Ah woe, that Day, to the Rejecters of Truth!

محمد اقبال

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا يَرۡكَعُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۹﴾

- خالق کے حضور جھکنے کی سعادت سے محرومی ہر خیر سے محرومی
- اللہ کے حضور جھکنے کا مفہوم نہایت وسیع - اس کی عبادت و اطاعت اور رکوع اور سجدہ سب اس کے مفہوم میں شامل ہیں۔
- اللہ کے حضور رکوع و سجود بندے کے لئے عظیم الشان شرف و اعزاز اور دارین کی سعادت کا ذریعہ و وسیلہ
- رکوع کے حوالے سے دینِ اسلام کی انفرادیت
- رکوع اسلام کے علاوہ کسی اور دین میں نہیں ہے
- قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لَا خَیۡرَ فِی دِیۡنٍ لَا رُکُوۡعَ فِیۡہِ (ابوداؤد و احمد)

اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں رکوع (نماز) نہ ہو

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا يَرۡكَعُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۹﴾

- جب انہیں اللہ کی آیات اور اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو کہا جاتا تو وہ تسلیم کرنے کے بجائے اکڑ بیٹھتے تھے
- ہمارے لیئے غور و فکر کا مقام !
- ہم میں سے جو اپنے رب کو سجدہ نہیں کرتے، رکوع نہیں کرتے، نماز ادا نہیں کرتے، اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے اور پھر مسلمان ہونے کے مدعی بھی ہیں اور اس دعوے پر خوش بھی ہیں، پھر ہمیں اپنے انجام کے بارے میں بھی سوچ لینا چاہیئے

اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَك نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْك نَسْعَى وَنَحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَك

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٠﴾

فَبِاَيِّ - تو کونسی

حَدِيْثٍۭ - بات (پر)

- حدیث کے معنی بات یا نئی بات (قدیم کی ضد)
- قرآن میں مختلف معانی میں استعمال ہوا جن میں ذکر، قرآن، خبر، کہانیاں وغیرہ شامل ہیں
- شرعی اصطلاح میں آپ ﷺ کے قولِ مبارک کو حدیث کہا جاتا ہے

بَعْدَهٗ - اس کے بعد

يُؤْمِنُوْنَ - وہ لوگ ایمان لائیں گے

فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَہٗ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾

اب اِس (قرآن) کے بعد اور کونسا کلام ایسا ہو سکتا ہے جس پر یہ ایمان لائیں؟

Then what Message, after that, will they believe in?

محمد اقبال

فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَہٗ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾

- قرآن کریم سے اعراض اور انکار دنیا و آخرت کی سب سے بڑی محرومی
- یہ پوری سورت اپنے مضامین، اپنے انداز تعبیر، اپنے الفاظ کے ترنم، اپنے خوفناک مشاہد و مناظر اور اپنے چبھنے والے تیز اشارات کی وجہ سے اس قدر موثر ہے کہ کوئی دل اس کے مقابلے میں اپنی جگہ ٹھہر نہیں سکتا۔ کوئی وجود متاثر ہوئے بغیر ہیں رہ سکتا۔ سخت سے سخت دل بھی پگھل جاتا ہے۔ لیکن ان لوگوں پر اگر یہ سورت بھی کارگر نہیں تو پھر انکا خدا ہی حافظ
- نوع انسانی کو خیر و شر کا امتیاز سکھانے اور اس کی حقیقی منزل واضح کرنے کی آخری کتاب قرآن حکیم
- نہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد کوئی اور نبی آئے گا۔

فَبِاَيِّ حَدِيۡثٍۭ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾

- آپ ﷺ کی بعثت اور قرآن کے نزول کے بعد دنیا میں اور کوئی ایسی چیز نہیں ہو سکتی جو حق و باطل کا فرق سمجھانے والی اور ہدایت کا راستہ دکھانے والی ہو
- اگر وہ اس قرآن کی تکذیب کرتے ہیں، اس میں بیان شدہ حقائق کو نہیں مانتے، اگر وہ ضمیروں کو جھنجوڑنے والے اس معجزے کو تسلیم نہیں کرتے، اگر پہاڑوں کو ہلا دینے والے اس ملکوتی کلام سے متاثر نہیں ہوتے، اس قرآن کے واضح اور غیر مبہم حقائق سمجھنے کے لیے آمادہ نہیں ہیں تو پھر وہ اس کے بعد کس کلام کو مانیں گے
- حدیث میں ہے کہ جب کوئی شخص اس آیت پر پہنچے تو کہے : **امنا باللہ** (مستدرک حاکم)